حرمین شریفین کے فضائل

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

اہل السنۃ

للتحقیق الکتب والطباعۃ والنشر

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

حرمین شریفین کے فضائل

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

حرمین شریفین کے فضائل

الحمد لله ربّ العالمین، والصّلاةُ والسّلامُ علی خاتمِ الأنبیاءِ والمرسَلین، وعلی آلِهِ وصحبِهِ أجمعین، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّیطانِ الرّجیم، بسم الله الرّحمنِ الرّحیم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰھمّ صلِّ وسلِّم وبارِك علی سیِّدِنا ومولانا وحبیبِنا محمّدٍ وعلی آلِهِ وصَحبِهِ أجمعین.

مکّہ مکرّمہ کی فضیلت

برادرانِ اسلام! مکّہ مکرّمہ وہ مقدّس شہر ہے جہاں رسولِ اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت اور پرورش ہوئی، یہیں سے دینِ اسلام کا سورج پوری آب وتاب سے چمکا، مصطفی جانِ رحمت ﷺ پر سب سے پہلی وحی بھی یہیں نازل ہوئی، اسی شہرِ مکّہ میں مسلمان حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لیے دنیا بھر سے حاضر ہوتے ہیں، اس کی زیارت کے لیے دن رات تڑپتے اور دعائیں کرتے ہیں، اسی مبارک شہر میں مسلمانوں کا قبلہ یعنی بیت اللہ شریف، مقامِ ابراہیم، صفا ومَروہ اور آبِ زمزم ہے۔ یہ وہ مبارک جگہ ہے جہاں سے نُزولِ قرآن کا سلسلہ شروع ہوا، اسی شہر میں خلفائے راشدین، اور دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دینِ اسلام کے لیے بے پناہ قربانیاں دیں، یہ وہ مبارک جگہ ہے جہاں دن رات رحمتِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔

مکّہ مکرّمہ کی شان وعظمت کا سبب

عزیزانِ محترم! مکّہ مکرّمہ وہ سرزمینِ امن واماں ہے، جو ساری دنیا کے لیے ہدایت ورَہنمائی کا سرچشمہ ہے، اس مبارک شہر کی شان وعظمت کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ اللہ ربّ العالمین نے قرآنِ کریم میں اس شہرِ اَمن کی قسم ارشاد فرمائی، فرمایا: ﴿لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ۝۱ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ﴾[1] "مجھے اس شہر (مکّہ مکرّمہ) کی قسم، کہ اے حبیب! آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں!"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ "اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ یہ عظمت مکّہ مکرّمہ کو سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی رَونق اَفروزی کی بدَولت حاصل ہوئی"[2]۔

میرے محترم بھائیو! غَور وفکر کا مقام ہے، کہ اس مبارک شہر میں صفا ومَروہ کی پہاڑیاں ہیں، آبِ زمزم کا کنواں ہے، مقامِ ابراہیم ہے، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہاں کعبۃ اللہ شریف ہے، لیکن اللہ تعالی نے ان میں سے کسی مقام کی قسم یاد نہیں فرمائی، صرف مکّہ مکرّمہ کی قسم یاد فرمائی، اور اس کی وجہ بھی خود ہی بیان فرمائی کہ "اے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں (اس لیے مجھے اس شہر کی قسم!)"۔

علاوہ ازیں عالَمِ اَرواح میں بھی نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہمیشہ سے سب سے افضل واعلیٰ اور برتر وبالا رہے، اور یہ چیز اللہ تعالی کے علم میں پہلے سے تھی کہ مصطفی جانِ رَحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اسی شہرِ امن واماں میں ولادت ہوگی، اور یہیں سے اعلانِ نبوّت

---

(۱) پ ۳۰، البلد: ۱، ۲.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" پ۳۰، البلد، زیرِ آیت: ۲، صـ۱۰٦۸۔

فرما کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز فرمائیں گے، لہٰذا رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر آپ کی تشریف آوری سے قبل ہی، مکہ مکرمہ کو، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل فضیلت بخش دی۔ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس اَمر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کیا خوب ارشاد فرمایا: ؏

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا، نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا

کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا تِرے شہر وکلام وبَقا کی قسم![1]

خالقِ کائنات کا پہلا گھر

حضراتِ گرامی قدر! مکّہ مکرّمہ جیسی مبارک اور پُرامن سر زمین کو جو فضیلتیں حاصل ہیں، وہ رُوئے زمین کے کسی شہر کو حاصل نہیں۔ خالقِ کائنات عزّوجلّ کا سب سے پہلا گھر "بیت اللہ شریف" بھی اسی شہر میں ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ﴾[2] "یقیناً سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لیے مقرّر ہوا، وہ ہے جو مکّہ مکرّمہ میں ہے، برکت والا اور سارے جہاں کا رَہنما"۔

(۱) "حدائق بخشش، حصہ اوّل، ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضُحی ترے چہرۂ نورِ فزا کی قسم، ص۸۰۔

(۲) پ ٤، آل عمران: ٩٦.

اللہ تعالی کی کھلی نشانیاں

اس مبارک شہر میں اللہ تعالی کی متعدّد واضح اور کھلی نشانیاں ہیں، جو اس کی حرمت وفضیلت پر دلالت کرتی ہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ﴾[1] "اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ"۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت "تفسیرِ مدارِک" اور "تفسیرِ خازِن"[2] میں ہے کہ "ان نشانیوں میں سے بعض یہ ہیں، کہ وُحوش (جنگلی جانور) ایک دوسرے کو حرم میں اِیذاء نہیں دیتے، حتی کہ کتّے اس سر زمین میں ہرن پر حملہ آور نہیں ہوتے، وہاں شکار نہیں کرتے، اور لوگوں کے دل کعبہ معظّمہ کے لیے اس قدر بے تاب رہتے ہیں، کہ صرف اس کی طرف نظر کرنے سے ان کے آنسو جاری ہوجاتے ہیں، ہر شبِ جمعہ اَرواحِ اَولیاء اس مبارک گھر کے گرد حاضر ہوتی ہیں، اور جو کوئی اس مبارک گھر کی بے حرمتی کا قصد کرے برباد ہو جاتا ہے، انہیں نشانیوں میں سے مقامِ ابراہیم وغیرہ وہ چیزیں بھی ہیں، جن کا آیتِ مبارکہ میں بیان فرمایا گیا[3]۔

صفا اور مَروہ کی پہاڑیاں جہاں حاجی صاحبان سعی کرتے ہیں، وہ بھی اللہ تعالی کی اُن نشانیوں میں سے ہیں جو شہرِ مکّہ میں واقع ہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾[4]

---

(١) پ٤، آل عمران: ٩٧.

(٢) "تفسير الخازِن" پ٤، آل عمران، تحت الآية: ٩٧، ١/ ٢٧٢.

(٣) "تفسير المدارِك" پ٤، آل عمران، تحت الآية: ٩٧، ١/ ٢٧٥، ٢٧٦.

(٤) پ٢، البقَرة: ١٥٨.

"یقیناً صفا اور مَروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، تو جو اِس گھر کا حج یا عمرہ کرے، اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے"۔

امن وسکون کا گہوارہ

عزیزانِ مَن! مکّہ مکرّمہ کی حُدودِ حرم امن وسکون کا گہوارہ ہے، جو اِس کے اندر داخل ہو جاتا ہے محفوظ ومامون رہتا ہے: ﴿ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ﴾[1] "جو اس (حرم) میں آئے امان میں ہو"۔ "یہاں تک کہ اگر کوئی شخص قتل وجِنایت کرکے حرم میں داخل ہو، تو وہاں نہ اسے قتل کیا جائے، نہ اس پر حد قائم کی جائے"[2]۔

حرمت وپناہ والی سرزمین

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿ اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ یُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ﴾[3] "کیا انہوں نے (یعنی اہلِ مکّہ نے) یہ دیکھا کہ ہم نے (مکّہ مکرّمہ کو) حرمت والی زمین پناہ بنائی، اور ان کے آس پاس والے لوگ اُچک لیے جاتے ہیں" یعنی قتل وگرفتار کر لیے جاتے ہیں۔

حُدودِ حرم میں خون بہانے اور درخت کاٹنے کی ممانعت

حضراتِ ذی وقار! مکّہ مکرّمہ کی تعظیم، تکریم اور اس کی حرمت وفضیلت کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ اس کی حُدود (حرم) میں خون بہانا تو درکِنار، درخت تک کاٹنے کی اجازت نہیں، حضرت سیّدنا ابو شُریح عدوی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ

---

(۱) پ ٤، آل عمران: ۹۷.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" پ۴، آلِ عمران، زیرِ آیت: ۹۷، صـ۱۱۲۔

(۳) پ ۲۱، العنکبوت: ٦٧.

ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنْ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ، وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ، أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَماً، وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَراً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيهَا، فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ، وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ!»[1].

"یقیناً اللہ تعالی نے مکّہ کو حرم قرار دیا ہے، اور اسے لوگوں نے حرم قرار نہیں دیا، لہذا جو کوئی اللہ تعالی اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے، اس کے لیے مکّہ میں خون بہانا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کے لیے مکّہ کے کسی درخت کو کاٹنا جائز ہے، اگر کوئی شخص مکّہ میں (فتح مکہ کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ کے قِتال کو اپنے لیے حُجّت بنائے، تو اس سے کہہ دو کہ اللہ تعالی نے اپنے رسول کو مکّہ میں قتال کی اجازت دی تھی، تمہیں اجازت نہیں دی، اور مجھے (یعنی رسول اللہ کو) بھی دن کی صرف ایک ساعت (گھڑی) کے لیے اجازت دی تھی، اور آج اس شہرِ مکّہ کی حرمت کل کی طرح پھر سے لَوٹ آئی ہے، اور چاہیے کہ جو (یہاں) موجود ہے، وہ غائب (یعنی غیر موجود لوگوں) تک یہ حدیث پہنچادے!"۔

روزِ اوّل سے تاقیامت حُرمت والا شہر

حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللهُ، يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»[2] "یقیناً اللہ تعالی نے اس شہر (مکّہ

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب المغازي، ر: ٤٢٩٥، صـ٧٢٧.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الحجّ، باب تحريم ...إلخ، ر: ٣٣٠٢، صـ٥٧٠.

مکّرمہ) کو آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے وقت ہی سے حُرمت والا بنا دیا تھا، لہذا حُرمتِ الٰہی کی وجہ سے یہ شہر قیامت تک حُرمت والا ہی رہے گا!"۔

مکّہ مکرّمہ سے رسول اللہ ﷺ کا اُنس ولگاؤ

جانِ برادر! رسولِ اکرم ﷺ کو مکّہ مکرّمہ سے بے پناہ محبت، اُنس اور لگاؤ تھا، حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں، کہ سرورِ کونین ﷺ نے ہجرتِ مدینہ کے وقت، مکّہ مکرّمہ سے مخاطِب ہو کر فرمایا: «مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ! وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ، مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ!»[1] "اے شہرِ مکہ! تُو کتنا پاکیزہ شہر اور مجھے کتنا محبوب ہے! اگر میری قوم مجھے یہاں سے جانے پر مجبور نہ کرتی، تو میں تیرے سوا کہیں اَور سکونت اختیار نہ کرتا!"۔

بخشش ومغفرت کا ذریعہ

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! مسلمانوں کا قبلہ "بیت اللہ شریف" مکّہ مکرّمہ میں ہے، ساری دنیا کے مسلمان اس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں، اور حج وعمرہ کے موقع پر جی بھر کر اس کی زیارت اور خوب طواف کرتے ہیں، اللہ ربّ العزت کے اس پاکیزہ اور مقدّس گھر کا طواف بڑی برکتوں، رحمتوں اور بخشش ومغفرت کا ذریعہ ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ طَافَ بِالبَيْتِ خَمْسِينَ مَرَّةً، خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ»[2] "جس

(١) "سنن الترمذي" [باب] في فضل مكّة، ر: ٣٩٢٦، صـ٨٨٣.

(٢) المرجع نفسه، باب ما جاء في فضل الطواف، ر: ٨٦٦، صـ٢١٤.

نے پچاس ۵۰ بار خانۂ کعبہ کا طواف کیا، وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو گیا جیسے وہ اپنی ماں سے آج ہی پیدا ہوا ہو"۔

حجرِ اَسود... قیامت کے روز شفاعت کرنے والا جنّتی پتھر

میرے محترم بھائیو! مکّہ مکرّمہ کی فضلیت کی ایک وجہ "حجرِ اَسود" بھی ہے، یہ جنّت سے لایا گیا وہ مبارک پتھر ہے، جو بروزِ قیامت مسلمانوں کی شفاعت کرے گا، اور ان کے حق میں گواہی دے گا، حضرت سیّدہ طیّبہ طاہرہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، نبئ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «أَشْهِدُوا هَذَا الْحَجَرَ خَيْراً؛ فَإِنَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ، لَهُ لِسَانٌ وَشَفَتَانِ، يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ»[1] "اس پتھر (حجرِ اَسود) کو خیر پر گواہ بنالو؛ کیونکہ یہ قیامت کے روز شَفاعت کرنے والا ہے، اور اس کی شَفاعت قبول بھی ہوگی، اس کی ایک زبان اور دو ۲ ہونٹ ہیں، یہ ہر اس شخص کی گواہی دے گا جس نے اس کا اِستِلام کیا ہو گا!"۔

ایک لاکھ نمازوں کا ثواب

مکّہ مکرّمہ کی فضیلتوں میں سے ایک یہ بھی ہے، کہ یہاں کی مسجدِ حرام میں ادا کی گئی ایک نماز کے بدلے میں، ایک لاکھ نمازوں کا ثواب دیا جاتا ہے، حضرت سیّدنا انَس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «صَلاَةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِئَةِ أَلْفِ صَلاَةٍ»[2] "مسجدِ حرام میں ایک نماز (کا ثواب) ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے"۔

---

(١) "المعجم الأوسط" باب الألف، من اسمه إسماعيل، ر: ٢٩٧١، ٢/ ١٨٨.

(٢) "سنن ابن ماجه" باب ما جاء في الصلاة في ...إلخ، ر: ١٤١٣، صـ٢٣٨.

حرم شریف سے نکالنے پر عذاب کی وعید

عزیزانِ محترم! جہاں مکّہ مکرّمہ اور حرمِ مکّی کی شان وعظمت سے متعلّق، قرآن وحدیث میں متعدّد فضائل آئے ہیں، وہیں اس میں رہنے والے مقامی وغیر مقامی باشندوں کو، ڈرانے دھمکانے یا انہیں مَصائب واذیت میں مبتلا کرنے والوں کے لیے، دردناک عذاب کی وعیدیں بھی بیان ہوئی ہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَ الْبَادِ ؕ وَ مَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾[1] "یقیناً وہ جنہوں نے کفر کیا، اور روکتے ہیں اللہ کی راہ اور ادب والی مسجد سے، جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے مقرّر کیا، کہ اس میں ایک جیسا حق ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی کا، اور جو اُس میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے، ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے!"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ "امامِ اَعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک یہاں (اس آیتِ مبارکہ میں) مسجدِ حرام سے مکّہ مکرّمہ یعنی جمیع حرم مُراد ہے، اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے، کہ حرم شریف شہری اور پردیسی سب کے لیے یکساں ہے، اس میں رہنے اور ٹھہرنے کا سب کو حق ہے، بجبر اس سے کوئی کسی کو نکالے نہیں"[2]۔

---

(۱) پ۱۷، الحج: ۲۵.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" پ۱۷، الحج، زیرِ آیت: ۲۵، صـ۶۰۱۔

مدینہ منوّرہ کی فضیلت

برادرانِ اسلام! مدینہ منوّرہ کا پرانا نام یثرب تھا، مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی قدم بوسی کے صدقے، یہ یثرب سے مدینہ منوّرہ بنا، مکّہ مکرّمہ سے ہجرت کے بعد حضور نبئ کریم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے اسی شہر مدینہ کو تبلیغِ اسلام کا مرکز بنایا، اور مستقل طَور پر یہیں سکونت اختیار فرمائی، یہی وہ پاک سرزمین ہے جہاں دینِ اسلام کی پہلی ریاست قائم ہوئی، اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کا دائرۂ سلطنت کئی لاکھ مربع میل تک پھیل گیا، اسی مبارک شہر سے وہ اسلامی لشکر روانہ کیے گئے، جنہوں نے قیصر وکسریٰ جیسی سپر پاوَرز (Super Powers) کو اپنے پیروں تلے رَوندا، یہی وہ شہرِ نبی ہے جس کی زیارت کے لیے عاشقانِ رسول، دن رات تڑپتے اور سرد آہیں بھرتے ہیں، یہی وہ مبارک جگہ ہے جس کی خاک بھی شفا کا باعث ہے، اسی مقدّس سرزمین میں جنّت البقیع کا وہ مشہور ومعروف قبرستان ہے، جس میں اہلِ بیت اَطہار اور صحابۂ کرام مدفون ہیں، جبکہ اس میں دفن ہونا ہر مسلمان کے لیے کسی شرف وسعادت سے کم نہیں۔

بخشش ومغفرت کا سبب

عزیزانِ مَن! مدینہ منوّرہ کی اَفضیلت کا سب سے بڑا سبب، رسولِ اکرم ﷺ کی ذاتِ مبارک ہے، جن کی بارگاہ میں حاضری بخشش ومغفرت کا سب سے اہم ذریعہ ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾[1] "اگر وہ جب

---

(۱) پ۵، النساء: ٦٤.

اپنی جانوں پر ظلم (گناہ) کریں، اے حبیب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں! پھر خدا سے مغفرت مانگیں، اور ان کے لیے رسول بھی مغفرت چاہے، تو یقیناً اللہ عزّوجلّ کو خوب تَوبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے!"۔

شفاعت کا باعث

حضراتِ محترم! مدینہ منوّرہ میں سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزارِ پُرانوار ہے، جس کی زیارت بروزِ قیامت شَفاعت کا باعث ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي»[1] "جس نے میری قبر کی زیارت کی، میری شَفاعت اس کے لیے واجب ہوگئی"۔

رُوئے زمین پر سب سے افضل مقام

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں جو حصۂ زمین، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسمِ اقدس سے مَس ہو رہا ہے، وہ حصہ رُوئے زمین کی ہر چیز حتی کہ کعبۃ اللہ شریف، بلکہ عرش وکرسی سے بھی افضل ہے۔ امام علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "وہ مکان (قبرِ انور) جس نے حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسمِ اقدس کو ڈھانپ رکھا ہے، وہ مقامِ عالی شان، کعبۃ اللہ شریف، عرشِ مُعلّٰی اور کرسی سے بھی مطلقاً افضل ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبرِ انور کی زیارت مستحب عمل ہے، بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ صاحبِ استطاعت پر واجب ہے"[2]۔

---

(١) "سنن الدارقُطني" كتاب الحجّ، باب المواقيت، ر: ٢٦٦٩، ٢/ ٣٥١.

(٢) "الدرّ المختار" كتاب الحجّ، باب الهَدْي، ٧/ ٤٧٧، ٤٧٨.

علّامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ "جس قطعۂ زمین میں حضور نبئ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا جسمِ اقدس موجود ہے، وہ تمام رُوئے زمین سے افضل ہے، اسی پر اِجماعِ اُمّت ہے"[1]۔

حرمت اور امن والی جگہ

حضراتِ گرامی قدر! مکّہ مکرّمہ کی طرح مدینہ طیّبہ میں بھی حُدودِ حرم ہے، جس میں کسی جانور کا شکار کرنا، یا درخت وغیرہ کاٹنا منع ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا، وَحَرَّمْتُ المَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ»[2] "حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکّہ مکرّمہ کو حرم بنایا، اور اس کے لیے دعا بھی کی، اور میں نے مدینہ منوّرہ کو حرم بنایا، جیسے حضرت ابراہیم نے مکّہ مکرّمہ کو حرم بنایا"۔

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا یسیر بن عَمرو رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، کہ میں نے حضرت سہل بن حَنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پوچھا، کہ کیا آپ نے مدینہ منوّرہ سے متعلّق رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو کچھ فرماتے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سنا: «إِنَّهَا حَرَامٌ آمِنٌ! إِنَّهَا حَرَامٌ آمِنٌ!»[3] "یقیناً مدینہ حرمت واَمن والی جگہ ہے! یقیناً مدینہ حرمت واَمن والی جگہ ہے!"۔

---

(١) "ردّ المحتار" باب الهدي، مطلب في تفضيل قبره ﷺ، ٧/ ٤٧٧.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب البُيوع، ر: ٢١٢٩، صـ٣٤٢.

(٣) "المعجم الكبير" يسير بن عَمرو عن سهل بن حنيف، ر: ٥٦١٠، ٦/ ٩٢.

مدینہ منوّرہ کے لیے دُگنی برکت کی دعا

جانِ برادر! مدینہ منوّرہ کے متعدّد فضائل میں سے ایک یہ بھی ہے، کہ حضور نبئ کریم ﷺ نے اپنے اس محبوب ترین شہر کے لیے، مکّہ مکرّمہ کی نسبت دُگنی برکت کی دعا فرمائی، حضرت سیّدنا انَس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم ﷺ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: «اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ»(۱) "اے اللہ! جتنی برکت مکّہ میں رکھی ہے، مدینہ منوّرہ کو اس سے دُگنی برکت عطا فرما!"۔

پچاس ہزار نمازوں کا ثواب

میرے محترم بھائیو! مدینہ منوّرہ کی فضیلتوں میں سے ایک یہ بھی ہے، کہ یہاں ادا کی گئی ایک نماز کے بدلے میں، پچاس ہزار نمازوں کا اجر وثواب دیا جاتا ہے، حضرت سیّدنا انَس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ صَلَاةً، وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجَمَّعُ فِيهِ بِخَمْسِمِئَةِ صَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخَمْسِينَ أَلْفِ صَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِينَ أَلْفِ صَلَاةٍ»(۲) "کسی شخص کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا، ایک ہی نماز کے برابر (ثواب) ہے، اور اپنے قبائل (یا محلے) کی مسجد میں نماز کا ثواب پچیس ۲۵ نمازوں کے برابر ہے، اور جامع مسجد میں نماز ادا کرنا پانچ سو ۵۰۰

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب فضائل المدينة، باب، ر: ۱۸۸۵، صـ۳۰۳.

(۲) "سنن ابن ماجه" باب ما جاء في الصلاة في ...إلخ، ر: ۱٤۱۳، صـ۲۳۸.

نمازوں کے برابر ہے، نیز مسجدِ اقصیٰ اور میری مسجد (نبوی) میں نماز کا ثواب، پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے"۔

جنّت کی کیاری

حضراتِ گرامی قدر! روضۂ نبی سے بالکل متّصل "ریاض الجنّہ" (یعنی جنّت کی کیاری) ہے، اس بارے میں حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ ختمِ نبوّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي»[1] "میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنّت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے، اور میرا منبر میرے حوضِ کوثر پر ہے"۔

مدینہ منوّرہ میں موت کی فضیلت

میرے محترم بھائیو! مدینہ منوّرہ میں مرنا بھی بڑے شرف اور سعادت کی بات ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا؛ فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا!»[2] "جس سے ہو سکے کہ مدینے میں مرے تو وہ مدینے ہی میں مرے؛ کہ جو مدینے میں مرے گا میں اُس کی شَفاعت فرماؤں گا!"۔

دینِ اسلام کا مدینہ منوّرہ میں سمٹنا

میرے عزیز دوستو! ابتدائے اسلام میں جس طرح دینِ اسلام کے ماننے والے صرف مدینہ منوّرہ تک محدود تھے، قُربِ قیامت میں بھی اسی طرح ہو گا، اور

---

(١) "صحيح البخاري" باب فضل ما بين القبر والمنبر، ر: ١١٩٦، صـ١٩٠.

(٢) "سنن الترمذي" باب ما جاء في فضل المدينة، ر: ٣٩١٧، صـ٨٨١، ٨٨٢.

دینِ اسلام کے ماننے والے دجّال اور مختلف فتنوں سے بچنے کے لیے مدینہ منوّرہ تک محدود ہوجائیں گے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، خاتم النبیین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ الإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى المَدِينَةِ، كَمَا تَأْرِزُ الحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا»(۱) "یقیناً ایمان مدینہ منوّرہ میں سکڑ کر ایسے پناہ لے گا، جیسے سانپ اپنے بل میں (سکڑ کر اور اکٹھا ہو کر) پناہ لیتا ہے"۔

فتنۂ دجّال، طاعون سے حفاظت اور مُحافظ فرشتے

مدینہ منوّرہ کی حفاظت پر فرشتے مامور ہیں، لہٰذا اہلِ مدینہ فتنۂ دجّال اور طاعون جیسے مُوذِی مرض سے ہمیشہ محفوظ رہیں گے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «المَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ، فَيَجِدُ المَلاَئِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلاَ يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ، وَلَا الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللهُ!»(۲) "دجّال مدینہ طیّبہ کے پاس آئے گا، اور فرشتوں کو اس کی حفاظت پر مامور پائے گا، تو اِن شاء اللہ نہ دجّال اس میں آسکتا ہے اور نہ ہی طاعون!"۔

سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی مدینہ منوّرہ سے محبت

عزیزانِ محترم! سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حرمین شریفین اور بالخصوص مدینہ طیّبہ بہت محبوب ہے، حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دعا کی: «اللّٰهُمَّ! حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ»(۳)

---

(۱) "صحيح البخاري" [كتاب] فضائل المدينة، ر: ۱۸۷٦، صـ۳۰۲.

(۲) المرجع نفسه، باب: لا يدخل الدجّال المدينة، ر: ۷۱۳٤، صـ۱۲۲۸.

(۳) "صحيح مسلم" كتاب الحجّ، ر: ۳۳٤۲، صـ۵۷۸.

"اے اللہ! مدینہ منوّرہ کو ہمارا محبوب بنا دے، جیسے ہم کو مکّہ محبوب ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ"۔

مدینہ منوّرہ میں پہنچنے والی مصیبت وپریشانی پر صبر کرنے کی فضیلت

مدینہ منوّرہ میں پہنچنے والی مصیبت وپریشانی پر صبر کرنے والے کو، رسولِ اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ أو شهيداً»[1] "مدینہ منوّرہ کی تکلیف وشدّت پر، میری اُمت میں سے جو کوئی صبر کرے، قیامت کے دن میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا"۔

اہلِ مدینہ کے ساتھ فریب کرنے والوں کا انجام

حضراتِ ذی وقار! مدینہ منوّرہ کے باشندوں کو تکلیف دینا، یا ان کے ساتھ کوئی مکر وفریب کرنا، اپنی دنیا وآخرت تباہ کرنے کے مترادِف ہے، حضرت سیّدنا سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ، إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ»[2] "جو شخص اہلِ مدینہ کے ساتھ فریب کرے گا، ایسا گھُل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھُلتا ہے"۔

---

(۱) المرجع نفسه، باب الترغيب في السُكنى ...إلخ، ر: ۳۳۴۷، صـ۵۷۹.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب فضائل المدينة، ر: ۱۸۷۷، صـ۳۰۲.

اہلِ مدینہ کو اَذیت دینے والوں پر اللہ ورسول کی لعنت

اہلِ مدینہ پر ظلم کرنے، انہیں اَذیت دینے اور انہیں ڈرانے دھمکانے والے پر اللہ ورسول اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعالٰی عَنہُما سے روایت ہے، سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «اللَّهُمَّ مَنْ ظَلَمَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَأَخَافَهُمْ، فَأَخِفْهُمْ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ الله وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفاً وَلَا عَدْلاً»[1] "اے اللہ! جو اہلِ مدینہ پر ظلم کرے اور انہیں ڈرائے، تُو اسے خوفزدہ کردے، اور اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو! اللہ تعالی اس کا نہ فرض قبول کرے گا نہ کوئی نفل"۔

بارگاہِ رسالت میں حاضری کے چند آداب

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! دنیا بھر سے ہر سال لاکھوں عاشقانِ رسول حج وعمرہ کی سعادت سے پہلے یا بعد، مدینہ منوّرہ آکر، بارگاہِ رسالت میں حاضری دیتے ہیں، یہ بڑی اچھی اور سعادت کی بات ہے، لیکن عموماً دیکھا گیا ہے کہ اکثر لوگ بارگاہِ رسالت میں حاضری کے آداب سے ناواقف ہوتے ہیں، اس بِنا پر کہیں دھکم پیل کے مَناظر بھی دیکھنے میں آتے ہیں، کہیں سیلفی (Selfie) کے چکر میں دربارِ مصطفی کو پیٹھ کرتے دِکھائی دیتے ہیں، کوئی سیکیورٹی والوں (Security Persons) سے آنکھ بچا کر سنہری جالیوں کو بوسہ دے رہا ہوتا ہے، تو کوئی اپنی تسبیح کو جالی مبارک سے مَس کر رہا ہوتا ہے، ایسے تمام اُمور بارگاہِ رسالت میں حاضری کے آداب کے مُنافی

---

(١) "المعجم الكبير" السائب بن خلاد بن سوَيد... إلخ، ر: ٦٦٣٦، ٧/ ١٤٤.

ہیں، اور یہ اندیشہ ہے کہ کہیں لاعلمی میں ہمارے گذشتہ سارے اَعمال ضائع نہ ہو جائیں، لہذا بارگاہِ مصطفی کے آداب سے آگاہی نہایت ضروری اَمر ہے۔ "حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے، تو ایسے اِنہماک سے مؤدَّب کھڑے ہوتے، کہ دیکھنے والوں کو شُبہ ہوتا کہ شاید وہ نماز پڑھ رہے ہیں"[1]۔

امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آدابِ زیارت میں تحریر فرماتے ہیں کہ "خبردار! جالی شریف کو بوسہ دینے، یا ہاتھ لگانے سے بچو! کہ یہ خلافِ ادب ہے، بلکہ چار ۴ ہاتھ کے فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ! یہ اُن کی رحمت کیا کم ہے، کہ تم کو اپنے حضور بُلایا! اور اپنے مُواجہہ اقدس میں جگہ بخشی! ان کی نگاہِ کریم اگرچہ ہر جگہ تمہاری طرف تھی، اَب خصوصیت اور اِس درجہ قُرب کے ساتھ ہے!"[2] ع

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

کعبہ تو دیکھ چکے، کعبے کا کعبہ دیکھو![3]

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی اپنی شہرۂ آفاق کتاب "بہارِ شریعت" میں حاضری کے آداب بیان فرمائے ہیں، جن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(ا) "جب درِ مسجد (نبوی) پر حاضر ہو، صلاۃ وسلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہرو، جیسے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے حاضری کی اجازت مانگتے ہو، بسم اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر، ہمہ تن ادب ہو کر داخل ہو۔

---

(١) انظر: "الشِّفا" فصل في حكم زيارة قبره صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم، الجزء٢، صـ٥٥.

(٢) "فتاوی رضویہ" "کتاب الحج، باب الجنایات، رسالہ "انور البِشارۃ" ٨/٦٠٢۔

(٣) "حدائقِ بخشش" "حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو، حصّہ اوّل، صـ١٢۔

(۲) اس وقت جو ادب و تعظیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے! آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، دل سب خیالِ غیر سے پاک کرو، مسجدِ اقدس کے نقش و نگار نہ دیکھو۔

(۳) اگر کوئی ایسا سامنے آئے جس سے سلام کلام ضرور ہو، تو جہاں تک بنے کترا جاؤ، ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھو! پھر بھی دل سرکار ﷺ ہی کی طرف ہو۔

(۴) ہرگز ہرگز مسجدِ اقدس میں کوئی حرف چِلّا کر نہ نکلے۔

(۵) یقین جانو کہ حضورِ اقدس ﷺ سچی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں، جیسے وفات شریف سے پہلے تھے، اُن کی اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت، صرف وعدۂ خدا کی تصدیق کو ایک آن کے لیے تھی، اُن کا انتقال صرف نظرِ عوام سے چُھپ جانا ہے"[1]۔

(۶) "اب کمال ادب میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے، آنکھیں نیچی کیے، لرزتے کانپتے، گناہوں کی نَدامت سے پسینہ پسینہ ہوتے، حضور پُرنور ﷺ کے عفو و کرم کی امید رکھتے، حضورِ والا کی پائیں یعنی مشرق کی طرف سے مُواجہہ عالیہ میں حاضر ہو، کہ حضور ﷺ مزارِ انور میں رُو بقبلہ جلوہ فرما ہیں، اس سمت سے حاضر ہوگے تو حضور ﷺ کی نگاہِ بیکس پناہ تمہاری طرف ہوگی، اور یہ بات تمہارے لیے دونوں جہاں میں کافی ہے، والحمد للہ"[2]۔

(۷) اب کمال ادب و ہیبت و خوف و اُمید کے ساتھ، ...کم از کم چار ۴ ہاتھ کے فاصلہ سے، قبلہ کو پیٹھ اور مزارِ انور کو منہ کر کے، نماز کی طرح ہاتھ باندھے

---

(۱) "بہارِ شریعت" حج کا بیان، فضائل مدینہ طیّبہ، حصّہ ششم ۶، ۱/۱۲۲۳۔

(۲) اَیضاً، صـ۱۲۲۴۔

کھڑے ہو"[1]۔

(۸) "نہایت ادب و وقار کے ساتھ، ... معتدِل آواز سے، نہ بلند و سخت (کہ اُن کے حضور آواز بلند کرنے سے عمل اکارت ہو جاتے ہیں)، نہ نہایت نرم و پست (کہ سنّت کے خلاف ہے، اگرچہ وہ تمہارے دلوں کے خطروں تک سے آگاہ ہیں) تسلیم بجالاؤ (یعنی سلام عرض کرو)"[2]۔

(۹) قبر کریم کو ہرگز پیٹھ نہ کرو، اور حتَی الاِمکان نماز میں بھی ایسی جگہ نہ کھڑے ہو کہ پیٹھ کرنی پڑے۔

(۱۰) روضۂ انور کا نہ طواف کرو، نہ سجدہ، نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو؛ (کہ) رسول اللہ ﷺ کی تعظیم اُن کی اطاعت میں ہے"[3]۔

دعا

اے اللہ! ہمیں حرمین شریفین کا ادب واحترام کی توفیق عطا فرما، حج بیت اللہ کی سعادت عطا فرما، بارگاہِ رسالت میں باادب حاضری کا شرف عنایت فرما، مکّہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ کے صدقے حضور اکرم ﷺ کی شَفاعت کا حقدار بنا، حرمین شریفین کی ظاہری وباطنی برکتوں رحمتوں سے وافر حصہ عطا فرما، حرمِ مکّی اور حرمِ مدنی کا لحاظ، اور حاضری کے اَحکام کی پاسداری کرنے کی توفیق مَرحمت فرما، نبیٔ کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سیکھنے کی توفیق عنایت فرما، دربارِ مصطفی پر فوٹوسیشن

---

(۱) اَیضًا، صـ۱۲۲۴، ۱۲۲۵۔

(۲) اَیضًا، صـ۱۲۲۵۔

(۳) اَیضًا، صـ۱۲۲۸۔

(Photo Session) کر کے اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے سے محفوظ فرما، شور شرابہ اور دھکم پیل کر کے بے ادبی کے اِرتکاب سے بچا۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن و خوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور

ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.